

کتاب ہذا کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

☆ نام کتاب روشناس

☆ مصنف حضرت سید ناریاض احمد گوہر شاھی مدظلہ العالی

☆ ناشر سرفوش پبلیکیشنز پاکستان

کمپوزنگ یا پرنٹنگ کی کسی بھی غلطی کیلئے پیشگی معدورت خواہ ہیں
غلطیوں کی نشاندہی کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

اس دورِ ابتلاء میں جبکہ نوجوان طبقہ دین سے نا آشنا ہو گیا۔ اور پھر تم ظریغی یہ کہ روحانیت کا منکر، علماء کا شمن، اور بیرونی فقیروں سے بدظن ہوتا چلا گیا۔ یہ صوران نوجوانوں کا ہی نتھا بلکہ ان کو نہ ہی اکثر علماء میں وہ عمل مل سکا اور نہ ہی اکثر پیروں فقیروں میں وہ روشنی نظر آئی جنکے قصے کرامتیں یہ کتابوں میں پڑھتے تھے، اس پر مستزدایہ کہ چند ظاہر بین علماء اور غالی مشائخ نے بھی ان کرامتوں کو بے بنیاد اور ناممکن کہہ دیا، لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ ہر وقت اور ہر دور میں تین سو سال (360) اولیاء اللہ نہ صرف موجود رہتے ہیں بلکہ خدمتِ انسانی کے لئے ہمہ تن مصروف رہتے ہیں، جن کی وجہ سے دنیا قائم اور پُر رونق ہے۔ یہ صرف ہماری نظر کا قصور ہے۔

اب بھی ہزاروں بندگان خدا روحانیت میں موجود ہیں، اور ان میں کافی روشن ضمیر بھی ہیں، لیکن وہ نسخہ عام دو کاؤنٹ میں نہیں ملتا۔ اس بھری دنیا میں اب بھی ذا کرقبی، ذا کرروجی، ذا کر سلطانی، ذا کر قربانی، ہمارے ساتھ روزمرہ کے کاموں میں مگن ہیں لیکن ہمیں کچھ خبر نہ ہیں، انہی چیزوں کی شاخت اور اس نسخہ کو عام کرنے کے لئے ہم نے یہ سلسلہ تبلیغی و روحانی شروع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد و اعانت فرمائے۔ اور ہماری اس سعی کو قبول فرمائے۔

خیراندیش

چیئر مین سرفروش پبلیکیشنز پاکستان

اسلام میں پانچ رکن ہیں۔

1-کلمہ

پہلا اسلامی رکن یعنی کلمہ دامَی ہے اور بنیادی بھی اور باقی چاروں قوتی ہیں۔

2-نماز

3-روزہ

4-حج

5-زکوٰۃ

ایک حدیث شریف میں ہے (بخاری الحکم الفقرا، کلام صفحہ 225) من لم يؤد الفرض الدائم لن يقبل الله فرض الوقت یعنی جو شخص فرضِ دائمی ادا نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کے فرض وقت کو بھی قول نہیں کرتا۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ

أفضل الذكر لاله إلا الله (ترمذی شریف)

ترجمہ: سب سے افضل ذکر لاله إلا الله یعنی کلمہ طیبہ کا ہے۔

زبانی مسلمان اقرار زبان سے ہے اور حقيقة مسلمان تب ہو گا جب تصدیق قلب بھی ہو۔ زبانی کلمہ پڑھنے والے تو لاکھوں کروڑوں میں لیکن زبان قلب سے پڑھنے والے چند ہی میں کیونکہ زبانی کلمہ پڑھنے والوں کو تمہد دل سے پڑھنے کا پتہ نہیں، یہی ایک نسخہ روحا نیت ہے۔ یہ سخنہ ستانہیں کیونکہ تمہد دل میں پہنچانے کے لئے نفس سے مقابلہ ضروری ہے۔ جب قلب کامنہ ایک دفعہ کھل جائے تو پھر بند نہیں ہوتا۔ اور وہ ہر وقت کلمہ پڑھتا رہتا ہے۔ چونکہ پورے کلمے کا مغزا اسم ذات ہے، اس لئے کچھ مسلسلے والے اسم اللہ ہی سے چلتے ہیں۔ جب لطیفہ قلب ہر وقت یا زیادہ وقت ذکر کرتا ہے تو دل گناہوں سے دھلنا شروع ہو جاتا ہے، اور جب دل ذکر اللہ کے نور سے صاف و شفاف ہو جاتا ہے، تب وہ اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت کے قابل ہو جاتا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ: ان الله لا ينظر إلى صوركم ولا اعمالكم ولكن ينظر إلى قلوبكم ونياتكم

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے اور نہ ہی تمہارے اعمال کو لیکن دیکھتا ہے تو تمہارے قلوب کو اور تمہاری نیتوں کو۔ (بخاری نور اللہ ہدی صفحہ 60)

جب کوئی شخص نظر رحمت میں آتا ہے تو دن بدن برا یوں سے دور اور نیکیوں میں سرور حاصل کرتا ہے، اور نیکی کی طرف رغبت بڑھتی ہے، اور اس وقت یا اس سے قبل اللہ تعالیٰ اسے صراطِ مستقیم کے لئے کسی کامل سے ملا دیتا ہے، جیسا کہ سورۃ کہف میں ہے "جس کو گمراہ کرے ہر گز نہ پائے گا کوئی ولی مرشد" یاد رہے کہ دل اور قلب میں بڑا فرق ہے، دل ایک گوشت کا ٹکڑا (لوٹھڑا) ہے جو جانوروں میں بھی عام ہوتا ہے۔ لیکن قلب ہفت لاطائف میں سے ایک لطیفہ ہے جس کا تعلق روح انسانی کی طرح مخلوق سے ہے یہ مخالف دل ہے۔ جب اسے جگایا جاتا ہے تو یہ طاق توڑ ہو کر جسم انسانی سے باہر نکل کر ارواح اور ملائکہ کی صفوں میں جا کر اس انسان کی صورت میں نمودار ہو کر اپنی زبان سے کلمہ پڑھتا ہے، جسے انسان حالت خواب یا مرآقبہ یا مکاشفہ کے ذریعے دیکھتا ہے، یہ ہے تصدیق قلب کا راز اور اسی لطیفہ قلب کے ذریعے حضور پاک ﷺ کی محفل پاک نصیب ہوتی ہے، ذکر کے حلقة اور ضریبیں اسی قلب کو جگانے کے لئے لگائی جاتی ہیں۔

جو لوگ اس علم سے بے بہرہ یا ذکر کے مخالف ہیں وہ بھی بھی ظاہری عبادات یا ظاہری علم سے قلب تک نہیں پہنچ سکتے کیونکہ ظاہری علم کی انتہا بحث و مباحثہ و مناظرہ ہے جو مقام شریعتی ہو سکتا ہے کیونکہ بہتر (72) فرقے اسی ظاہری علم کی پیداوار میں اور باطنی علم یعنی قلبی عبادات کی انتہا محفل حضوری ﷺ ہے۔ جو ہر قسم کے شرمسے محفوظ اور ممتاز ہے۔

اس وقت مسلمان چکلا کی مانند رہ گئے ہیں اور سینوں میں جو مغز تھا، وہ اسے سے محروم ہو گئے ہیں۔ وہی مغزاصل ہے، جس سے نماز میں لذت ذکر میں جنش سخاوت میں پہل اور آپس میں اخوت و محبت تھی، اور دین کو پھیلانے کا مجباداً نہ جذبہ تھا۔ لیکن اس مغز کے ضائع ہونے سے یہ تمام چیزیں سینوں سے نکل گئیں۔ اور ان کی بجائے حمد، تکبر، بعض، کینہ، عداوت اور بخل نے لے لی، اب وہی مسلمان ایک دوسرے کا ان کی وجہ سے دشمن ہو گیا، حتیٰ کہ وہی مسلمان جو کافروں، عیسائیوں کو مسلمان بنانا تھا۔ اب ان کا جاسوس اور آلہ کار بنا ہوا ہے، اور بہت سے مسلمان اپنا مذہب چھوڑ کر گھمونٹ اور عیسائی بن چکے ہیں اس لئے اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ اسم ذات کا مغزاصل مسلمانوں کے سینوں میں دوبارہ پہنچانے کی کوشش کی جائے، اور اس کام کو انجام دینے کے لیے ایک انجمن 1980ء میں تکمیل دی گئی۔ ولہا الحمد۔ انجمن سرفوشانِ اسلام پاکستان میدانِ عمل میں نکلی تو لٹڑی پھر وہ، لائبیریوں کے ذریعہ اولیاءِ علمین کی تعلیم کو روشناس کرانے کے لئے مخالف ڈکرو فکر کا انتقام و انصرام کیا گیا ہے۔

ذر اسابقہ حالات کی طرف توجہ دیجئے کہ زیادہ تر اسم اللہ کا مغزاصل کے ذریعہ ہی عطا ہوتا ہے بعض کو اوسی طور پر بھی نصیب ہو جاتا ہے۔ دونوں طرح حاصل کرنے کا طریقہ پیش خدمت ہے کہ سب سے پہلے کسی کامل کوتلاش کرے یا اگر کہیں مترید ہے تو ان سے اسم ذات کا قلبی ذکر مانگے، کامل ذات ایک ہی نظر سے، کامل ممات زیادہ سے زیادہ تین دن میں اور کامل حیات سات دن تک قلب کامنہ کھول کر ذاکر قلبی بنادیتے ہیں۔ اگر کوئی مرشد سات دن سے زیادہ ٹال مٹھوں سے کام لے تو بہتر ہے اس سے جدا ہو جائے اور اپنی عمر عنیز بر بادنہ کرے، یا مرشد ناقص ہے یا اس کی اپنی زین ناقابل کاشت ہے یا اس کا نصیب کہیں اور ہے۔

ذکر کی زکوٰۃ

ایک عام مسلمان کے لئے پانچ ہزار روز ادا اور امام مسجد کی زکوٰۃ پیچیں ہزار ہے تب اس کو مقتدیوں پر فضیلت ہے، غوث و قطب کا درجہ حاصل کرنے کے لئے بہتر ہزار کی زکوٰۃ ہے تب اس کو اماموں پر فضیلت ہے۔ اور فقیر کی زکوٰۃ سوالا کھر روزانہ ہے، تب اسے غوث و قطب پر فضیلت ہے۔

جب قلب کامنہ کھل جائے تو وہ ایک گھنٹہ میں چھ ہزار دفعہ اسم اللہ کا ذکر کر لیتا ہے، بعض کا بوقتِ تصور اور بعض کا بغیر تصور بھی ہو جاتا ہے ظاہری عبادت سکھانے، اور ظاہر میں چلانے کے لئے علماء ہی کافی ہوتے ہیں پیروں فقیروں کا کام باطنی محفوظوں میں پہنچانا اور باطنی عبادت، یعنی قلبی، روحی، سری، نفسی وغیرہ سیکھانا ہے، اگر کوئی کامل نہ مل سکے تو اپنی قسمت کو آزمانے کے لئے کسی غوث، قطب یا شہید کے مزار پر جائے، پاک و صاف ہو کر ذکر انفاس یعنی سانش اندر لیتے وقت اللہ اور زکا لئے وقت حنوٰی مشق کرے اور دل پر تصور کے ذریعے اسم اللہ جمانے کی کوشش کرے ذکر انفاس، جبس دم، ذکر خنی، ذکر جہر کی ضریبیں یہ سب وسیلہ ذکر قلبی ہیں، جب قلب جاری ہو جائے تو اپنی محنت کی ضرورت نہیں رہتی قلب کے جاری ہونے کی پہچان یہ ہے کہ ذکر کے وقت قلب میں جنش ہو گی، ذکر میں لذت آئے گی ممکن ہے کسی مقام کا دوران ذکر کشف بھی ہو جائے طبیعت خوش و خرم رہے گی، بغیر دھیان دیئے یاد دھیان سے دل میں اللہ اللہ شروع جائے گی، سکون قلب میسر ہو گا دنیاوی و نفسانی خیالات کم ہونا شروع ہو جائیں گے، اگر بات اس کے عرکش ہو جائے تو ذکر کی مشق ترک کر دینی چاہیے، جب تک کسی کامل سے اجازت نہ ہو جائے۔ کیونکہ ہر بُوٹی لائق کیمیاء نہیں ہے۔ تھا مقام پر بھی یہ مشق کی جاسکتی ہے لیکن اس کے لئے حصار ضروری ہے۔

لطیفہ نفس

سلسلہ نمبر 1: میں قلب کی وضاحت کی گئی۔ اب لطیفہ نفس کی وضاحت پیش خدمت ہے۔

لطیفہ نفس ساتواں اور سب سے ادنیٰ لطیفہ ہے اس میں تاثیر آب، ہوا، خاک اور آگ کی ناسوتی ہے۔ اس کی شکل جنات جیسی ہے۔ اور اس کی غذا بھی انہی کی طرح ناری ہے، اور یہ سوتے میں انسان کے جسم سے بکال کر (جسے خواب کہتے ہیں)، اپنے ہم جنسوں کی مخالف میں گھومتا رہتا ہے۔ یہ انسان کی ناف میں مقیم رہتا ہے اور پیشانی تک اس کا سلطط ہوتا ہے۔

کلمہ طیبہ — آدم اور انکی اولاد کے لئے وسیلہ معافی سزا، وسیلہ تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس ہے۔ گوایک دفعہ علمہ طیبہ پڑھنے سے مسلمانوں کے زمرہ میں آگے باقی ناسوت کی نار سے فجع نہیں اور قلب، روح، نفس کو پاکیزہ کرنے کے لئے اس کا یا اس کے مغز اسی ذات کا ذکر کردائی ہے۔ جس کی کم سے کم رعایت روزانہ پانچ ہزار ہے قرآن مجید میں ہے۔

قالت الاعراب امنا قال لم تؤمنوا ولكن قولوا اسلامنا ولما يد خل الایمان في قلوبكم

ترجمہ: اعراب نے کہا کہ ہم ایمان لائے ہیں، اللہ نے جواب میں فرمایا اے محمد ﷺ ان سے کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے ہو، یوں کہو ہم اسلام لائے ہیں
تب مومن کہلانے کے مستحق ہوں گے، جب ایمان تمہارے دلوں میں داخل ہو گا! (سورۃ الحجرات آیت 14)

جس اسم کے وسیلہ سے آدم کو معافی ہوئی وہ اسم آدم سے پہلے ہی کا تھا یعنی ابتداء اسم محمد ﷺ کے دیکھنے سے اور اپنہ جسم محمد ﷺ کے آنے سے ہوئی تھی۔
تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہم دنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی ہی تھے، سنجی سلطان باہوؐ نے بھی رسالہ روحی شریف میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ کی روح مبارک آدم سے بھی 70 ہزار سال پہلے دصل یا تھی۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سے نبوت چلی یعنی آدم سے لے کر آپ ﷺ کے آنے تک نفی اثبات اور صفاتی اسماء کے ذکر تھے اور محمد رسول اللہ ﷺ پر نبوت ختم ہو گئی۔
یعنی اس کے آگے اور کچھ نہ تھا تھی تو قرآن مجید کی سورۃ الحجۃ میں ہے۔

ولکن رسول اللہ و خاتم النبین اب جن لوگوں نے آپ ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نی مانا یا اس کلمہ میں رو بدل کیا وہ کافر ہو گئے۔۔۔ اور جھوٹے نبی کو مان کر اصل کی شفاعت سے محروم ہو گئے! جیسا کہ کچھ انسان شیخ صنغان اور کچھ مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں۔

حضرت آدم اور باقی انبیاء علیہم السلام کے علاوہ حضور پاک ﷺ نے بھی غاروں کی سنت ادا کی، معدہ طعام سے خالی رکھا اور ذکر ذات سے نفس کی سرکوبی کی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان جن بھی پیدا ہوتا ہے، صحابہ اکرامؓ نے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی پیدا ہو اتھا فرمایا پیدا ضرور ہوا تھا لیکن وہ میری صحبت سے مسلمان ہو گیا ہے۔“ یہ اشارہ اس نفس کی طرف تھا۔ ایک حدیث میں ہے کہ ”تم نفوں سے جہاد کرو یہ جہاد اکبر ہے۔“ اللہ تعالیٰ کافر مان بھی ہے۔

”فاقتلو انفسکم“ ترجمہ: یعنی اپنے نفوں کو قتل کرو۔

ایک جگہ فرمایا قد افلح من تز کھا و قد خاب من دسها ۱۰ یعنی جس نے نفس کو پاک کر لیا وہ خلاصی پا گیا۔ (سورۃ الشمس آیت 9-10)

ان آیات و احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلاصی پانے کے لئے نفس سے جہاد ضروری ہے، اور اس دور میں جبکہ نفس نے انسان کو حیوان (گدھا) بنایا ہوا ہے اس سے جہاد ناممکن ہے خلاصی کیسے ہوگی۔ جب آدمی عالم ناسوت میں ہوا و کوئی گناہ نہ بھی کرے یعنی اسی طرح دن رات سوتا رہے تب بھی اس ناسوت کے اثر سے اس کا نفس قوی ہو جاتا ہے، اور وہ ناراں کے قلب کامنہ بند کر دیتی ہے۔ یعنی جالے بنتے جاتے ہیں، حتیٰ کہ ایک دن طبیعہ قلب باہر سے نوری فزادہ ملنے کی وجہ سے مر جاتا ہے اور نفس مکمل طاقت اور بغیر بھی مداخلت کے اس کو اپنا غلام بنالیتا ہے وہ نفس عمارہ کھلاتا ہے چونکہ نفس کا تعلق شیطان سے ہے۔ اور پھر وہ جسم بھی انکا ہو جاتا ہے، اس وقت کسی کو کشف والہام کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ جسے استدرج کہتے ہیں۔ اس لئے اس کی بچت کے واسطے حکم خداوندی ہے۔

فاذکر و اللہ قیاماً و قعوداً و علی جنوبکم

ترجمہ: اللہ کا ذکر کرتے رہو کھڑے بھی، بیٹھے بھی، کرو ٹیں لیتے بھی۔ (سورۃ النساء آیت 103)

جب آدمی ہر وقت ذکر انفاس، ذکر ختنی یا ذکر قلبی یا سلطانی وغیرہ کرتا ہے تو جو ناری غذا، ہوا یا پانی کے ذریعے جسم میں داخل ہوتی ہے۔ ذکر کے نور کی گرفت سے جل جاتی ہے اور وہ امامتیں جو اس ڈھانچے میں بند ہیں نار سے محفوظ رہتی ہیں حتیٰ کہ زیادہ ذکر سے وہ لطائف جاگ کر خود ہی ذکر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس طریقے سے نفس کو ناری غذا پہنچنا بند ہو جاتی ہے جب وہ بھوک سے مجبور ہوتا ہے تو باقی لطائف سے خوارک طلب کرتا ہے وہ اسکو اس وقت تک نوری غذا نہیں دیتے جب تک وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان نہ ہو جائے جب وہ مسلمان ہو جاتا ہے تو خود بخود ذکر میں لگ جاتا ہے۔ اور پھر نفس امارہ سے لوامہ پھر ملہمہ پھر ملہمنہ کے درجے تک پہنچ جاتا ہے نفس امارہ کا حامل کافر ہوتا ہے، لیکن اگر کسی مسلمان کا نفس امارہ ہے، تو اس پر افسوس کہ نفس کی اصلاح نہ کرے کیونکہ وہ ظاہر میں مسلمان اور باطن میں کافروں کا ہم جلیس ہے۔ بے شک نفس امارہ والا مسلمان کافر تو نہیں لیکن ناپاک ضرور ہے اور انہی کے لئے حدیث شریف میں ہے کہ ”کچھ مسلمان ایسے بھی ہیں جو قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں لیکن قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔“ اور قرآن مجید میں ہے ”ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے جو نماز (حقیقت) سے غافل ہیں۔“ تبھی تو حضرت مجدد الف ثانی سرہندی فاروقی ”بھی اپنی مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ قرآن ان لوگوں کے پڑھنے کے لائق ہے جن کے نفس ہوا وہوں سے پاک ہو گئے“ مقتدی کے واسطے ذکر افضل ہے اور نہی کے واسطے قرآن پاک پڑھنا افضل ہے (از مکتوبات شریف) اس لئے ضروری ہے کہ پہلے نفس کی اصلاح کرے جو غار میں چھپا بیٹھا ہے اسے باہر کے ڈنڈوں یعنی عبادت سے کچھ اڑ نہیں ہوتا؛ ظاہری عبادت سے قالب اور باطنی عبادت قلب اور نفس پاک ہوتے ہیں قالب کو سدھارنے اور غیب کی باتیں سنانے کے لئے علماء شریعت موجود ہیں لیکن قلب کو سدھارنے اور غیب کی مخلوقوں تک پہنچانے کے لئے علماء طریقت ہوتے ہیں، یہ دونوں ایک دین اسلام کے دو بازوں تھے، کچھ عرصہ علماء اور مشائخ دین کو اکٹھا چلاتے رہے، علماء درویش علماء کے شاگرد بنے لیکن آہستہ آہستہ علماء بے عمل ہو گئے اور اکثر شیخ بآپ دادا کی وراشت سمجھ کر بغیر عبور خالی ہو گئے دین کھو کھلا ہو ناشروع گیا، علماء نقش پیروں سے بیزار اور پیرے بے عمل علماء سے نالال اور امت دونوں سے بیزار ہو گئی۔ خالی پیروں نے غوث و قطب کے دعوے کیے ہے عمل علماء مجدد اور نبوت کے جھوٹے دعویدار ہوتے۔ ہر دو خالی نے کشف و کرامات کا انکار اور اس کو بے اہمیت قرار دیدیا لیکن در حقیقت کشف و کرامات ہی ولی، غوث، قطب و مجدد کی بیچان ہے جو کا ہے اللہ تعالیٰ انکی تصدیق اور امت کے یقین کے لئے ظاہر فرماتا رہتا ہے۔ ولی کی بیچان یہ ہے کہ ظاہر میں لوگوں کو ذکر و فنکر میں مشغول کرتا ہے اور باطن میں نوری مخلوقوں میں پہنچتا ہے، اللہ اس کے طفیل بیماروں کو شفاء اور حاجت مندوں کی حاجتیں پوری فرماتا ہے نیز بیمار قلوب کامنہ کھول کر کشف القبور حتیٰ کہ کشف الحضور تک لے جاتا ہے مسئلہ یہ ہے کہ نبی کو نہ ماننے والا کافر ہے اور جھوٹی نبوت کا دعویدار بھی کافر اور اس کا متابع بھی کافر ہے، لیکن ولی کو نہ ماننے والا بے نصیب اور کم بخت، اور فیض سے محروم ہے۔ جھوٹی ولایت کا دعویدار بھی کم بخت اور سخت گناہ کا مرتكب ہے، جنمہوں نے بغیر راہ سلوک یا بغیر اجازتِ محمدی ﷺ کے غوث و قطب بن کر پیری مریدی

شروع کر دی وہ لوگ سخت گمراہی میں میں اور مسلمانوں میں بہتر (72) فرقے بنانے اور تحریم روانیت خالع کرنے کے ذمہ دار ہیں، آج اس دور میں ظاہری علم کی انتہا ہو چکی ہے، جس کا نتیجہ بحث و مباحثہ، مناظر و فرقہ بندی نکلا، لیکن بالآخر علم جس کی انتہا محفل حضور پاک ﷺ تھی ناپید ہو گیا حضور پاک ﷺ کے زمانہ ظاہری میں مسلمان اس علم کو جانتے اور کرتے تھے، مائیں ذا کرہ ہوا کرتی تھیں بچہ پیٹ ہی سے ذکر کا اثر لے کر آتا تھا، مائیں بچوں کو دودھ پلاتے، سلاتے وقت لوریاں اللہ ہو سے دیتی تھیں اور اس بچے کے نازک اندام اس اسم کو جذب کر لیتے تھے، جب بچہ ہوش و حواس میں آتا تو ذکر کے عقول میں خود بخوبی پہنچتا چلا جاتا اور ساتھ ساتھ تزکیہ نفس ہوتا رہتا، آج حقیقت اس کے بر عکس ہے۔ گانا، ساز وغیرہ جن میں نفس کی غذا ہے کے ذریعے بچے کو ملایا جاتا ہے۔ اور سینماوں، تھیڑوں میں بچوں کو لے جایا جاتا ہے۔ اور پھر وہ بڑے ہو کر اپنی نفسانی مخلوقوں کی بدولت شیطان کے مرید اور آلہ کار بن جاتے ہیں۔ اور اپنی ساری عمر جانوروں کی طرح گزار کر چلے جاتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے ”وَهُوَ جُوْلَانِ الْمُسْرِحِ مِنْ بَنَةِ إِنْجِيلِ هُمْ أَضَلُّ“ (اوئل شک لاعمال بل هم کردیتا ہے۔ اسی طرح نافرمان اُنّتی کو بھی حضور ﷺ نے تعلق کر دیتے ہیں۔ ایسے نفسانی لوگ نفس کی اصلاح میں اگر لگتے بھی ہیں تو کامیاب نہیں ہوتے، کیونکہ نفس ان پر مکمل سوار رہتا ہے جب تک کسی کامل کا سہارا اللہ تعالیٰ کا خاص فضل شامل نہ ہو تو کچھ نہیں بتتا۔

نفس نتوان کشت الائل پیر
دامن ایں نفس کش راست کی گیر

نفس امارہ والے کی نشانی یہ ہے کہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے بھی کسی طرح کارنج و ملال نہیں ہوتا بلکہ وہ خوشی اور فخر محسوس کرتا ہے۔ اور نفس لوامہ کا حامل گناہ کے بعد افسوس کرتا ہے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔

نفس ملہمہ کے حامل سے اگر اتفاقاً کوئی گناہ سرزد ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے مقدس ارواح یا ملائکہ کے ذریعہ ڈرایا، یا پھر اشارة دیا جاتا ہے۔ نفس مطمئنہ کے حامل انبیاء و اولیاء ہیں۔ نفس امارہ انسان کے اندر کتنے کی شکل میں ہوتا ہے۔ نفس لا امہ گھوڑے کی شکل میں اور نفس ملہمہ بکرے کی شکل میں اور نفس مطمئنہ اسی انسان کی شکل اختیار کر کے حضور پاک ﷺ کی محفل میں شامل ہو جاتا ہے، تب وہ مرتبہ ارشاد پر فائز ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص اپنے نفس کی اصلاح میں لگتا ہے تو شکلیں نفس کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اسے حالتِ خواب، مراقبہ یا مکاشفہ کے ذریعے دھکائی جاتی ہیں۔

لطیفة روح

سلسلہ نمبر 2: لطیفہ نفس کے متعلق تھا اب لطیفہ روح کی وضاحت کی جا رہی ہے۔

ایک دن اللہ تعالیٰ کو خیال آیا کہ میں خود کو دیکھوں سامنے جو عکس پڑا تو ایک روح بن گئی، اللہ اس پر عاشق اور وہ اللہ پر عاشق ہو گئی، یہ واقعہ آدم کا جسم بنانے سے 70 ہزار سال پہلے کا ہے، تھی آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں دنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی تھا۔ اور اس وقت بھی نبی تھا جب آدم کا وجود نہیں تھا۔

پھر اللہ نے اس روح کی تعظیم اور خود کی پہچان کی غاطرز میں و آسمان بنائے، حوریں، فرشتے سمجھائے لو لاک لہا خلق افالاک "اگر آپ نہ ہوتے تو میں زمین و آسمان پیدا ہی نہ کرتا۔"

پھر امر ربی ہوا اور عالمِ عجائب میں بے شمار رو جیں پیدا ہو گئیں پھر اللہ ان روحوں سے مخاطب ہوا۔

الست بربکم کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا "بلی" یعنی ہاں۔ (سورۃ الاعراف آیت نمبر 172)

پھر ان کو دنیا اور اس کی لذات دھکائی گئیں، بہت سی رو جیں دنیا کی لذات کی طلبگار ہوئیں، اور بہت سی اللہ کی طلبگار ہوئیں۔

ان کا اقرار انکی تقدیر از لب بن گئی، اب روحوں کو دنیا میں ظاہر کرنے اور ان کے اقرار کا امتحان لینے کے لئے مٹی کا بہت بنایا گیا، اس میں روح ڈالی حرکت شروع ہو گئی اور اس کے ذریعہ انسانوں کے روپ میں رو میں زمین پر آنا شروع ہو گئیں۔

جب آدمؑ کی روح جسم میں داخل ہوئی تو اس نے "یا اللہ" کہا تھا اور سینے کے دائیں جانب اس نے اپنا مسکن بنالیا۔ اور یہی ذکر روحوں کے لئے مخصوص ہو گیا۔ جب ماں کے پیٹ میں نطفہ پڑتا ہے تو اس کے خون کو اٹھا کر کھنے کے لئے روح جمادی پڑتی ہے۔ اور پھر خون کو بڑھانے کے لئے روح بنا تی پڑتی ہے چھ ماہ کے بعد روح جیوانی پڑتی ہے جس کے ذریعے بچہ پیٹ میں حرکت کرتا ہے، ان روحوں کا تعلق ناسوت سے ہی ہے، جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو روح انسانی نظام قدرت کے تحت عالمِ عجائب سے لا کر بمعہ لطائف جسم میں ڈال دی جاتی ہے اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے انسانوں اور جیوانوں میں فرق صرف انہی روحوں سے ہے۔

جسم چلنے پھرنے کے لئے روح کا محتاج تھا۔ اور روح خوراک کے لئے جسم کی محتاج ہو گئی عالمِ ناسوت صرف جنات کے لئے تھا۔ یہاں کی آب و ہوا میں ان کے مزانج کے مطابق ناتھی و ہی نارغذہ اور انسان کے ذریعہ جسم میں داخل ہوئی، عرصہ بعد لطیفہ قلب کو کمزور یا اختتم کرنے کے بعد روح تک پہنچی اور ایک دن روح بھی سراپا ناری یعنی شیطان بن گئی، اس کے معاون لطائف مر گئے، اور لطیفہ نفس کے جسے طاقت پکڑ گئے۔ مر نے کے بعد روح تو بزرخ میں چسلی گئی لیکن وہی نفس کے جسے شیطان کے ٹولے میں مل کر مخلوق خدا کو نقصان پہنچانے لگے جن کو بدرجہ روحوں کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ناری غذا کے ساتھ جب ناری کلمات کو بار بار پڑھا جاتا ہے، تو وہ جادو گر بن جاتے ہیں، ان کے اندر کی تمام رحمانی صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں اور شیطانی اور جیوانی طاقتیں اجاگر ہوتی ہیں۔ اس وقت اس کی نسبت اور دوستی ابلیس اور اس کی قوم سے ہو جاتی ہے جنکے ذریعہ وہ عجیب عجیب تماشے دکھاتا ہے۔ لوگوں کو نفع و نقصان پہنچاتا ہے کہی ہوا میں اڑتے ہیں اور کہی پانی پہ چل سکتے ہیں ان کا نفس امارہ بن جاتا ہے۔ نفس امارہ کافروں میں ہوتا ہے اور یہ بھی مثل کافر ہی کہلاتے ہیں ان لوگوں میں خوف خدا، خوف قبر سب ختم ہو جاتا ہے، گناہ کبیرہ اور مخلوق کو ستار کر خوش ہوتے ہیں۔

دوسری قسم کے جسم جو ناری کلمات پڑھتے ہیں۔ اور نہ ہی نوری کلمات پڑھتے ہیں ان کی روح بھی دن بدن کمزور ہوتی رہتی ہے، اس کے معاون لطائف بھی بے جان ہو جاتے ہیں، نتیجہ یہ کہ نفس کا انتسلط ہو جاتا ہے، پتوں کہ ان میں کچھ رحمانی طاقتیں دبی ہوئی ہوتی ہیں اس لئے بھی کبھی کبھی خوف خدا بھی آتا ہے، عبادت کا خیال بھی آتا ہے، لیکن غلبہ نفس کی وجہ سے ارادے کی تکمیل نہیں ہوتی۔ اگر کچھ عبادت کر بھی لیں تو قلب کامنہ بند ہونے کی وجہ سے روح تک نہیں پہنچتی ان کی عبادت بھی بے لذت اور بے کیف ہی ہوتی ہے، انہیں اگر کوئی کامل مل جائے تو ان کی تقدیر پلٹ سکتی ہے۔

جمادی، نباتی اور جوانی روحوں کا تعلق اسی ناسوت سے ہے، یوم محشر اور حساب کتاب سے انہیں کوئی واسطہ نہیں ہوتا، دنیا میں گھومتی رہتی ہیں۔ ایک جسم کو چھوڑ ادوسرے میں داخل ہو گئیں، لیکن روح انسانی ایک ہی جسم کے لئے مخصوص ہے، ملائکہ کے ذریعہ جسم میں داخل کی جاتی ہے۔ پھر کراماً کتنیں اس کی دیکھ بھال اور حساب کتاب کے لئے جسم کے داییں بائیں ہو جاتے ہیں ملائکہ، ہی اسے اپنی تحویل میں بزرخ لے جاتے ہیں، اگر روح صاحع تھی تو وہاں آزاد رہتی ہے، بارہ سال تک دنیا میں گاہے بگاہے آتی رہتی ہے اس کے بعد دنیا سے سلسلہ منقطع کر کے علیمن سے ہی ما فوس ہو جاتی ہے۔ البتہ کسی کامل کی طلب پر اسے ملائکہ کے ذریعہ حاضر کیا جاتا ہے۔

تیسرا قسم کے لوگ خواص سے تعلق رکھتے ہیں، انکی روحوں نے وہاں اللہ کی محبت کا اقرار کیا، دنیا میں آکر وہی اقرار ان کی طلب بن گیا اور وہ اللہ کے لئے وسیلہ ڈھونڈنے میں کامیاب ہو گئے۔ ایک وسیلہ قرآن پاک سے ہے جو علم ظاہری، قالب اور نفس کو سدھارنے سے متعلق ہے، ”ذالک الکتاب لاریب فیہ هدی للمتقین“ (سورۃ بقرہ آیت 2) اس کتاب میں کوئی شک نہیں، پرہیز کاروں کو ہدایت کرتی ہے۔ علماء کے حصے میں آئی، اور علماء کی زبان سے ہی لوگوں کو ہدایت ہوئی اس کو مقام شنید اور شریعت کہتے ہیں۔

دوسرہ وسیلہ حضور پاک ﷺ کی صحبت اور محبت ہے۔ چونکہ محبت کا تعلق دل سے ہے دل سے دل کو راہ ہوتی ہے۔ آپ کے دل کا نور اس کے دل میں داخل ہوا اور وہ نور سے ہی ہدایت پا گئے، چونکہ دل کا تعلق باطن سے ہے اور وہ باطنی اسرار کے واقف ہوئے اس کو طریقت کہتے ہیں اور اس کا مقام دیدی ہے یہ لوگ اولیاء اللہ کہلاتے اور ان کی صحبت میں بیٹھنے والوں کو بھی نور سے ہی ہدایت ہوئی جیسا کہ ”یہدی اللہ لنورہ من یشاء“ ترجمہ: اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے نور سے ہدایت دیتا ہے۔ (سورۃ النور آیت 35)

ایک سنتی میں کچھ لوگ شریعت کے اور کچھ لوگ طریقت کے حامی تھے، حضرت عبداللہ بن مبارک مروزی جنہیں ظاہری اور باطنی علوم پر عبور تھا شریعت والوں کو علم القرآن سے سدھارا اور طریقت والوں کو ذکر اللہ سے پہنچایا تب سے آپ کو راشی الفریقین کہا جاتا ہے۔

لیکن اکثر شریعت کے علماء اور طریقت کے فقیروں کا آپس میں اختلاف ہی رہا، ایک دوسرے کے اوپر نظر چلتی ہی کرتے رہے، عالم نے کہا کہ علم فقه و حدیث یاد کر دین اسی میں ہے فقیر نے کہا اللہ کا ذکر بے شمار کرو نہ نادافی ہے۔ عالم نے کہا فقیر دیوانہ ہے فقیر نے کہا عالم رب سے بیگانہ ہے علم ظاہری اور علم باطنی کا ایک ثبوت قرآن مجید میں خضراء و مرمی سے متعلق ہے۔

ایک اور روایت ہے کہ مولانا حبیل الدین رومیؒ سے قلی کتاب کے متعلق جب شاہ شمس تبریزؒ نے پوچھا، یہ کیا ہے مولانا نے فرمایا یہ وہ علم ہے جسے تم نہیں جانتے جب شاہ شمسؒ نے وہ کتاب پانی کے حوض میں پھینک دی تو مولانا بہم ہوئے انہوں نے کہا گھبراو اُمّت میں ابھی نکالتا ہوں، جب پانی سے کتاب نکالی تو وہ خشک تھی۔ تب مولانا نے حیرت سے پوچھایا کیا ہے، فرمایا یہ وہ علم ہے جسے تم نہیں جانتے۔

جب دل میں نور اترتا، پھر دل سے روح کو روح سے سری کو اور سری سے خفیٰ خفیٰ سے خفیٰ کو اور خفیٰ سے لطیفۃ ان کو پہنچا۔ پھر جو بھی نار باہر سے آئی ان لطائف نے اس کو جلا دیا حتیٰ کہ نفس بھی ناری غذا سے محروم ہو گیا، اور اس نے زندہ رہنے کے لئے کلمہ پڑھ لیا۔ اور کلمے کا نور اس کی غذا بن گئی، وہ امارہ سے پھر الہامہ اور پھر مطمئنہ کے درجے پر پہنچ گیا اور یہ روح بھی سراپا نور بن گئی، حدیث شریف میں ہے کہ جس کی زبان پر مرتبے وقت کلمہ شریف ہو گا، بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو گا (مسلم شریف)۔ لیکن اکثر مرتبے وقت حالت سکرات میں زبان پہلے ہی بند ہوتی ہے، لیکن جن کے قبلوں کی دھڑکن اللہ اللہ میں ختم ہو گئی ان کے قبلوں کے منہ بند نہیں ہوتے۔

حال ہی میں ترکی کے ایک شخص کے دل کا آپریشن ہوا، دل کے اوپر نمایاں لفظ ”اللہ“ لکھا ہوا تھا اور اس کی خبر اور تصویر پاکستان کے اخباروں نے بھی شائع کی، خواجه بہاؤ الدین نقشبندی نقشبندی و نقشبندیاں وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ اپنی روحانی طاقت سے لوگوں کے دلوں پر لفظ ”اللہ“ نقش کر دیتے تھے جسے لوگ مراقبہ خواب یا کشف کے ذریعے دیکھتے تھے۔

قرآن مجید بھی گواہ ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے دلوں پر ایمان لکھ دیا (ولئک کتب فی قلوبهم الایمان) (سورۃ المجادلہ آیت 22) جب ایسا آدمی دنیا سے گیا۔ منکر نکیر قبر میں سوال کے لئے آئے روح کو نور سے چمکتا پایا، اسم اللہ دل پر لکھا دیکھا ناموش ہو گئے کہنے لگے، اے بندہ خدا آرام سے سو جاہمیں شرم آتی ہے کہ تجھ سے کوئی سوال کریں تیرے اعضاء خود گواہی دے رہے ہیں، قبر دیکھتی ہے کہ اس سے منکر نکیر نے بھی سوال نہیں کیا تھیں مجھ سے باز پرس نہ ہو جائے وہ کشادہ ہو جاتی ہے اور اسم اللہ کے نور سے قبر منور ہو جاتی ہے اس کے بعد ایمان نامی فرشتہ آتا ہے جس نے روح کو بزرخ میں پہنچانا ہوتا ہے۔ منکر نکیر سوال و جواب کا نمبر کھن پر لکھ جاتے ہیں، لیکن اس کا کوئی نمبر نہیں ہوتا۔ وہ روح کو رضوان کے پاس لے جاتا ہے کہ اسے جنت میں داخل کر دو رضوان نمبر طلب کرتا ہے ایمان کہتا ہے اس کا کوئی حساب کتاب نہیں اس کی چمک، ہی اس کا نمبر ہے اس طریقے سے وہ روح بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو جاتی ہے اور اس کے نفس کے جسے جمادی اور نباتی رو ہیں نوری طاقت میں آنے کی وجہ سے اس کی قبر میں ہی رہتے ہیں، نماز، تلاوت، ذکر و فکر کے علاوہ لوگوں کو ناسوتی فسیض بھی پہنچاتے ہیں اور قلب کے جسے ملکوت میں مسکن بنالیتے ہیں اور لطائف اپنے اپنے مقامات پر اسی انسان کی شکل میں پلے جاتے ہیں جیسا کہ جب حضور پاک ﷺ مراجع کے وقت موسیٰ کی قبر سے گذرے تو دیکھا کہ موسیٰ نماز پڑھ رہے تھے، جب آپؐ فرآ ہی آسمان پر پہنچ تو وہاں پر موسیٰ گوپا یا۔

یہ لطائف ہر انسان میں ہوتے ہیں۔ ذکریت اور ان کی ضربوں سے جا گئے ہیں۔ پھر ان کی پرورش اور تعلیم سے ہی اس مقام پر پہنچا جاسکتا ہے۔ بغیر پرورش اور غذا کے یہ لطائف سینے میں ہی صالع ہو جاتے ہیں اور جن کی وجہ سے انسان اشرف الْمُخْلوقات تھا ارذل الْمُخْلوقات بن جاتا ہے۔

اس دنیا میں امتی کی پہچان نام، عمل، شکل اور کلمہ طیبہ سے ہے لیکن وہاں پہچان چمک دمک سے ہے، جیسا کہ عیسیٰ کی امت کی رو جیں یا قدوس مسیح کی امت کی رو جیں یا حسن، سلیمان کی امت کی رو جیں یا وہاب اور داؤد کی امت کی رو جیں یا ودود کے نور سے چمک رہی ہوں گی۔ اور یہ رو ہیں جو اسم ذات کے نور سے چمک رہی تھیں وہی امت محمد ﷺ سے ہیں، جو رو ہیں بغیر کسی چمک کے اپاچ یا کمزور یا ناری ہوں گی وہ بھی بھی کسی امت میں متصور نہ ہوں گی، بلکہ اس امت میں جا سوں تصور کی جائیں گی۔

جیسا کہ قرآن میں ہے۔

اَمْ حِسْبُ الظِّلِّينَ اَجْتَرْ حَوَالِ السَّيَّاتِ اَنْ نَجْعَلُهُمْ كَالْذِلِّينَ اَمْنُوا! (القرآن)

ترجمہ: جن لوگوں نے بدکاری کو اپنا شیوه بنایا، کیا انہوں نے سمجھ رکھا ہے کہ ہم انہیں مومنوں کے برابر کر دیں گے۔ (سورۃ الجاثیہ آیت 21)

قیامت کے دن اسرافیل صور پھونکیں گے، ہر ذی روح بناتی، جمادی، حیوانی، انسانی، جن، فرشتے، لطائف، جسے سب ختم ہو جائیں گے دوبارہ جب صور پھونکیں گے، تو صرف انسانی، جناتی روئیں ملائکہ دوبارہ زندہ ہوں گے، لطائف جسون کی عبادت روحوں کو تبدیل ہو جائے گی۔ جس سے ان کے مراتب بڑھ جائیں گے، روحوں کو نئے جسم دیتے جائیں گے جو نمر میں گے نہ جسلیں گے۔ کچھ روئیں ان جسموں سے جہنم میں اور کچھ بہشت میں داخل کی جائیں گی۔ بہشت والے حوروں سے مجامعت کر سکیں گے، جنت کے میوہ جات کھا پی سکیں گے، لیکن ناپاک نہ ہوں گے، جس طرح کچھ عرصہ آدم اور اماں حوانے جنت میں گزار۔ ان جسموں سے پہلے جو روئیں برزخ میں ہیں، ان میں زن و مرد کا کوئی امتیاز نہیں۔ اور نہ ہی زن و مرد والی کوئی بات ہے۔

جب روح نوری غذا سے جوان ہو جاتی ہے تو جسم سے مراقبہ کے ذریعہ عالم جبروت تک پہنچ سکتی ہے وہاں کی روحوں اور ملائکہ سے منوس ہو جاتی ہے، ایسا شخص جبروتی کھلاتا ہے۔ یہ ولایت کا دروس اراد جہے اور یہ قدم ابراہیم سے ہے جبروت میں سدرۃ المنشی سے ذرا بچپے بیت اعمور ہے، جہاں سب فرشتے اور صالح ارواح اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ خانہ کعبہ بیت اعمور کی نقل ہے، ابراہیم کو کشف میں دھکایا گیا تھا، تب آپ نے اسی کے مطابق اس کی بنیاد رکھی تھی۔ اللہ تعالیٰ بیت اعمور کی مخلوق سے بذاتِ خود بذریعہ آوازِ ہمکلام ہوتا ہے جب سیدنا غوث اعظم کی روح مبارک کا جنگل میں مراقبہ لگتا۔ وہاں کے ڈاکو آپ کو مرد سمجھ کر قبر میں دفنانے کے لئے لے جاتے لیکن دن ہونے سے پہلے ہی آپ بیدار ہو جاتے تھی بارا ایسا ہوا۔

روئیں عالمِ عنکبوت میں بارہ سالہ بچہ کی عمر میں اکٹھی رہتی ہیں جب دنیا میں آتی ہیں تو اس عالم کی باتیں بھول جاتی ہیں، جب دنیا میں آ کر برزخ میں جاتی ہیں تو اسی جسم کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور جب برزخ سے زمین پر آتی ہیں تو سفید اور سبز پرندوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور صور پھونکنے کے بعد روئیں سب رشته ناطے بھول جائیں گی، نئے جسم ہونگے نئی شکلیں ہوئیں، نہ اولاد ہوگی نہ ہی بڑھا پا آئے گا، بس یہی اک افسوس ہو گا کہ دنیا میں جو لمحہ ذکر اللہ سے خالی گزرا ”کاش ایسا کبھی نہ ہوتا“،

انہی علوم کی پیچان کیلئے کتاب مینارِ نور کی بھی اشاعت کی گئی ہے جو مسلمان کیلئے ایک مشعل راہ ہے۔

دعاؤ

حضرت سید ناریاض احمد گوہر شاھی مذکور العالی
المرکز روحانی، نجمن سرفوشان اسلام پاکستان
خورشید کالونی، نزد خدا کی بستی

اقسام بیعت

پہلی قسم کی بیعت: کسی کامل سے دست بیعت ہونے کے بعد فیض کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اس قسم میں صرف نسبت یا مسلک ہونے سے خاص فیض نہیں ہوتا یہ سلسلہ ہر دور میں موجود ہوتا ہے لیکن اصل کاملاً محال ہے۔ جیسا کہ ایک شخص قادری ولایت ملی اور وہ غوث یا قطب ہوا۔ اس کی وفات کے بعد اس کا لڑاگدی نشین ہوا پھر اس کا لڑاکا اور یہ سلسلہ اس طرح چلتا رہا۔ لیکن ضروری نہیں کہ باپ بھی غوث پیٹا بھی غوث حتیٰ کہ ساری نسل غوث ہی ہو کیونکہ ولایت و راثت نہیں بلکہ خداداد ہے اور اس کا مل کے خلافاء کی اولاد بھی نسل درسل گدی نشین بن گئی اب یہ سارے قادری بزرگ ہی کھلا یہیں گے ان میں کئی وردو ٹالاف کے عامل اور کئی ظاہری عالم بھی ہو گئے لیکن خود کو فقیر کھلا یہیں گے۔ جو کہ فقر کی بو سے بھی آشنا ہو گئے کوئی غوثیت اور کوئی قلبیت کے دعوے میں ہو گا پھر اصل کوٹھکرائیں گے اور جھٹلا یہیں گے اس قسم کی ہزاروں گدیاں اور سجادے اور ہزاروں غوث و قطب ہر شہر میں ہر وقت ملیں گے۔

جبکہ ایک وقت میں ایک ہی غوث و تین قطب ہوتے ہیں ان لوگوں سے بیعت ہونا پیکار ہے اس بیعت سے بہتر تھا کہ کسی ولی کی صحبت میں ایک لمحہ گزار دیتا شاید اصحاب کھفت کے کتنے کی طرح صرف صحبت سے ہی حضرت قطیمیر بن جاتا۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بر ریا

دوسری قسم کی بیعت: سلسلہ اویسہ کے کسی کامل سے ذاتی مسلک ہونے یا نسبت سے ہی فیض شروع ہو جاتا ہے لیکن یہ سلسلہ بھی کبھی آتا ہے اس لئے اس کی شاخت بھی محال ہے۔ کامل چاہے اسے بیعت کرے یا نہ کرے لیکن وہ اویسی بیعت میں آجاتا ہے اور طالب کھلاتا ہے کامل کے ذمہ اور نظر میں اسوقت تک رہتا ہے۔ جب تک کامل اس کا رخ کسی دوسری طرف نہ پھیر دے۔

حضرت اویس قرنیؑ کو بھی بغیر دست بیعت کے حضور پاک ﷺ سے فیض تھا حضرت ابو بکر حواریؓ کو بھی حضرت ابو بکرؓ سے اویسی فیض تھا۔ ان سے باقاعدہ سلسلہ حوار یہ چلا بایزید برتامیؓ کو بھی حضرت امام جعفر صادقؑ سے اویسی فیض تھا ان سے بھی سلسلہ برتامی چلا سمجھی سلطان باہوؓ کو بھی حضور پاک ﷺ سے اویسی فیض تھا۔ راہ سلوک میں کچھ منازل پانے کے بعد آپ اپنی والدہ کے بے حد اصرار پر حضرت عبد الرحمنؓ سے بیعت ہوئے جس کی آپ کو نہ درت نہیں آپ لوگوں کو بھی بغیر دست بیعت کے فیض پہنچاتے اور نظروں سے مسلمان بناتے اور اللہ تک پہنچاتے۔ اگر کسی کو کسی کامل سے قلب اور سینے کا روحی فیض ہو جائے تو وہ خود بخود اس کے سلسلہ میں پیوست اور ولایت میں خصم ہو جاتا ہے۔

نماز حقیقت اور نماز صورت میں فرق

نماز صورت کا تعلق زبان سے ہے۔ بہتر 72 فرقے والے یہی نماز پڑھتے ہیں۔ خوارج بھی، منافع بھی اور جن پر علمائے اسلام نے کفر کا فتویٰ دیا وہ قادر یانی بھی یہی نماز پڑھتے ہیں۔ حتیٰ کہ کافر جاؤں بھی ایسی نماز پڑھ پڑھا کر چلے گئے حضور پاک ﷺ کے زمانے میں ایک پری نے شیطان کو بھی نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ اگر ایسی نماز جنت کی کنجی ہے تو پھر سارے ہی جنتی ہوتے۔ جبکہ حدیث شریف میں ہے کہ ”ایک فرقہ صحیح اور جنتی ہو گا۔“

نماز حقیقت کیا ہے۔ اس کا ملنا بہت مشکل ہے۔ اور اس کو صرف اہل دل پاسکتے ہیں۔ نماز حقیقت کیلئے تین (3) شرطیں ہیں۔ ایک کی بھی کمی سے نمازاً ممکن ہے۔

اول: زبان اقرار کرے زبان سے ادائیگی ہو کیونکہ کافروں کی زبان اقرار نہیں کرتی۔

دوم: قلب تصدیق کرے یعنی زبان کے ساتھ ساتھ قلب بھی نماز پڑھے یا صرف دوران نماز قلب اللہ اللہ کرتا رہے کیونکہ منافقوں کے قلب تصدیق نہیں کرتے۔ دوران نماز قلب اللہ اللہ تک کرے گا جب دل کی ہر دھڑکن کو اللہ اللہ میں تبدیل کر لیا جائے جسے ذا کرذبی کہتے ہیں۔

سوم: جسم بھی عمل کرے یعنی نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ رکوع و بجود کرے کیونکہ فاسقوں کے جسم عمل نہیں کرتے نماز میں ایک اور کڑی شرط ہے کہ ہم اللہ کو دیکھ رہے ہوں یا اللہ ہم کو دیکھ رہا ہو۔ ظاہر ہے ہم اللہ کو نہیں دیکھ رہے اور اللہ بھی ہمیں دیکھتا کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ

ان اللہ لا ينظر الى صوركم ولا ينظر الى اعمالكم ولكن ينظر الى قلوبكم ونياتكم (نحو الورا الہمدی صفحہ 60)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے اور نہ تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے وہ تو تمہارے قبou اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔“ بے شک ہمارے اعمال صالح میں لیکن جس قلب پر اللہ کی نظر پڑتی ہے وہ تو سیاہ ہے

لوگوں نے دیکھا نمازی ہے لیکن اللہ نے قلب سیاہ کی وجہ سے نہیں دیکھا تو یہ نماز دکھاوا، انگریزی حس کیلئے حکم الہی ہے کہ

ترجمہ: ان نمازوں کیلئے تباہی ہے جو نماز حقیقت سے بے خبر ہیں اور ان کی نماز دکھاوا ہے (سورۃ الماعون آیت 4-5-6)

زبان کا تصرف عالم ناسوت میں ہے۔ بی بی سی لندن سے آواز پاکستان بلکہ اس سے بھی دور پہنچی ہے زیادہ زبانی عبادت سے زبان میں شیرینی اور اثر آجاتا ہے۔ اس کی تقریروں اور عقولوں پر دنیا عش کرتی ہے۔ بہت زیادہ عبادت اور وردو و طائف سے ایک قسم کی ولایت مل جاتی ہے جس کا تعلق مخلوق اور اس کے درمیان ہوتا ہے۔ لیکن مرنے کے بعد یہ ولایت مخلوق میں ہی رہ جاتی ہے اور وہ غالباً ہاتھ جاتا ہے۔ قلب کا تعلق عرشِ معلیٰ سے ہے۔ جب یہاں گوجتا ہے تو اس کی آواز عرشِ معلیٰ میں پہنچتی ہے قلب کی زیادہ عبادت سے قلب میں نرمی اور شیرینی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ عرشِ عرش کرتا ہے۔ قلب کی دائمی عبادت سے دوسری قسم کے ولایت بھی مل جاتی ہے جس کا تعلق خالق اور اس کے درمیان ہوتا ہے اور مرنے کے بعد یہ ولایت ساتھ جاتی ہے اور وہی قلب اس نمازو عرش تک پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ اور وہی نماز پھر مومن کی معراج ہے۔ ایسی نماز اگر پورے دن میں دور کرتے بھی میسر آجائے تو پھر بھی بخشش کی امید ہے۔ نماز صورت دن رات پڑھتا رہے تب بھی رب سے دور ہی ہے۔

مجد دالٹھانی ”فرماتے ہیں (نماز حقیقت خاصاً خدا کیلئے ہے۔ عام و بھی اس کے حصول کی کوشش کرنا چاہیے کیوں نہیں تک جانا پڑے)۔
تبھی توحیدیث میں ہے کہ ”دل کی حضوری کے بغیر نماز قابل قبول نہیں۔“

تشریح: لطیفۃ قلب بذات خود عرش معلیٰ پر حاضر ہوتا ہے یا لطیفۃ قلب کی آواز عرش معلیٰ پر حاضر ہوتی ہے اور نمازی زمین پر رکوع و سجود میں! جیسا کہ معراج میں جب حضور پاک ﷺ حضرت موسیٰ کی قبر سے گزرے تو موسیٰ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اور آپ ﷺ جب فوراً عرش پر چکھے تو دیکھا کہ موسیٰ وہاں بھی نماز پڑھ رہے ہے ہیں۔

روحانیت سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے چند نادر و نایاب تخفے

حضرت قلبہ سید ناریاض احمد گوہر شاہی مذکولہ العالیٰ کے روحانی قلم کے شاہ کارجن میں معرفت الہی اور عشق رسول ﷺ کے نور کی کرنیں چھانی ہوئی ہیں۔
مینارۂ نور: جس میں حضرت صاحب نے فقیری مرشد کامل اور ذکر کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔

روحانی سفر: اس کتاب میں حضرت شاہ صاحب کی آپ بیتی ہے۔

تریاق قلب: اس کتاب میں حضرت صاحب کے صوفیانہ اشعار پر مبنی ایک مجموعہ ہے۔

